فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ

سو نماز پڑھ اپنے رب کے آگے اور قربانی کر

مدلّل

مختصر فضائل ومسائل قربانی

مرتب

مفتی محمد بلال قاسمی

استاذ تفسیر وافتاء جامعہ مظفریہ شوکت کالونی لہساڑی روڈ

میرٹھ شہر یوپی

پسند: فرمودہ

حضرت اقدس مولانا

شاہ سید بلال حسین صاحب

تھانوی دامت برکاتہم

خلیفہ محی السنہ حضرت شاہ ہردوئیؒ

نوجوان جید عالمِ دین حضرت مولانا

محمد شمشاد رحمانی قاسمی صاحب دامت برکاتہم

نائب امیرِ شریعت امارتِ شریعہ بہار، اڑیسہ، وجھارکھنڈ،

واستاذ حدیث دارالعلوم وقف دیوبند سہارنپور

مکتبہ: محمدیہ نزد جامعہ مظفریہ میرٹھ شہر

Mob;8923433126 / 9917529408

تفصیلات

نام کتاب: مختصر فضائل ومسائلِ قربانی

مرتب: (مفتی) محمد بلال قاسمی

ناشر: مکتبہ: محمدیہ نزد جامعہ مظفریہ شوکت کالونی میرٹھ

موبائل نمبر: 8923433126

صفحات: ....

ملنے کا پتہ:

مدرسہ معارف القرآن پٹھلوکر میرٹھ، Mob;7906207424

مدرسہ جامعہ رحیمیہ دارالسلام والطیبات جولا ضلع مفظر نگر 9027664962

مدرسہ فیض القرآن قصبہ پاکبڑا امرادآباد 9927198373

جامعہ مظفریہ لہساڑی روڈ میرٹھ 9045499151

حنیفہ مسجد ثمر گارڈن میرٹھ 9639961400

مدرسہ فلاح دارین قصبہ ڈھکہ امروہہ 9568030500

کمپوزنگ: مفتی محمد ابصار قاسمی، حنیفہ مسجد میرٹھ 8445132268

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ

سونماز پڑھا اپنے رب کے آگے اور قربانی کر

مدلّل

مختصر فضائل ومسائل قربانی

مرتب

مفتی محمد بلال قاسمی

استاذ تفسیر وافتاء جامعہ مظفریہ شوکت کالونی لہساڑی روڈ

میرٹھ شہر یوپی

مکتبہ: محمدیہ نزد جامعہ مظفریہ میرٹھ شہر

پیش لفظ

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد

اللہ تعالیٰ نے اس امت پر بہت سے احکامات لازم اور ضروری قرار دیے ہیں ان احکامات میں سے ایک حکم ذی الحجہ کے مہینہ میں قربانی کرنا ہے اور یہ قربانی کرنے کا حکم بھی عظیم فضیلت کا حامل ہے اسی کی وضاحت کرتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی بندے نے اسی کے تعلق سے مختصر فضائل و مسائل قربانی فقہ حنفی کی معتبر و مستند کتابوں سے اخذ کر کے مدلل انداز میں مرتب کیے ہیں تاکہ ہر خاص و عام کو اس سے فائدہ ہو اسی کے پیشِ نظر یہ کام کیا گیا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازے اور امتِ مسلمہ کے لیے نفع بخش بنائیں۔ (آمین)

میرے لیے بڑی خوشی کی بات ہے کہ محدثِ عظیم حضرت اقدس مولانا خورشید احمد صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ شیخ الحدیث دار العلوم شاہی جامع مسجد میرٹھ، و مہتمم جامعہ مظفریہ میرٹھ نے مذکورہ کتاب کے ہر مسئلہ کو گہرائی اور گیرائی کے ساتھ دیکھا اور بعض مقامات پر مفید مشوروں سے نوازا۔

اسی طرح امارتِ شرعیہ: (بہار، اڑیسہ، جھارکھنڈ) کے نائب امیر شریعت اور دار العلوم وقف دیوبند کے مایہ ناز استاذ حضرت اقدس مولانا محمد شمشاد رحمانی قاسمی صاحب نے

اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود اس کتاب کو پڑھ کر حوصلہ افزا اور دعائیہ کلمات تحریر فرما کر احسان کیا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات کو سعادتِ دارین عطا فرمائیں اور ان کا سایہ تادیر قائم ودائم فرمائیں۔ (آمین)

اخیر میں، میں ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کی ترتیب میں میرے ساتھ کسی بھی قسم کا تعاون کیا ہے، بالخصوص حضرت مولانا مفتی رسالت حسین صاحب قاسمی ناظمِ تعلیمات و استاذِ حدیث جامعہ مظفریہ میرٹھ کا جنہوں نے اپنے قیمتی اوقات نکال کر اس کتاب کی تصحیح کا کام انجام دیا ہے، اور جامعہ مظفریہ کے اساتذہ حضرت مولانا مفتی محمد فہیم صاحب قاسمی وحضرت مولانا مفتی محمد جاوید صاحب قاسمی وحضرت مولانا عبدالملک صاحب قاسمی کا جنہوں نے اپنے نیک مشوروں سے نوازا ہے، میری ان حضرات کے لیے دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہاں کی کامیابی نصیب فرمائیں۔ (آمین)

تمام قارئین کرام سے درخوست ہے کہ وہ مجھے اور میرے اہلِ خانہ والدین واساتذہ کو اپنی دعا میں یاد رکھیں اور اگر اس کتاب میں کوئی خامی نظر آئیں تو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جاسکے۔

فقط والسلام

محمد بلال قاسمی مظفرنگری

خادم: جامعہ مظفریہ شوکت کالونی لہساڑی روڈ میرٹھ شہر (یوپی) ۲۵ ذی قعدہ ۱۴۴۲ھ مطابق ۶ جولائی ۲۰۲۱ء

تصدیق

شیخ طریقت محدثِ عظیم حضرت اقدس مولانا خورشید احمد قاسمی صاحب دامت برکاتہم

شیخ الحدیث دار العلوم شاہی جامع مسجد و مہتمم جامعہ مظفریہ میرٹھ شہر

خلیفہ ومجاز: فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب مظاہریؒ

سابق ناظمِ اعلیٰ جامعہ مظاہر علوم وقف سہارنپور

حامداً و مصلیاو مسلما اما بعد

انبیاء کا وارث ہونے کی حیثیت سے علماء کا منصبی فریضہ ہے، کہ وہ امت کو شریعت کے احکام ومسائل بتا کر اور سمجھا کر ان کی رہنمائی کرتے رہیں، الحمد للہ اہلِ علم اپنی اس ذمہ داری کو تدریس، تصنیف وتالیف، وعظ ونصیحت کے ذریعہ انجام دیتے آرہے ہیں، جامعہ مظفریہ میرٹھ کے ہونہار استاذ جناب مولانا مفتی محمد بلال صاحب زید مجدہ نے اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے وقت کی مناسبت سے قربانی کے مسائل کا مختصر مجموعہ مرتب فرمایا ہے، جس کی خصوصیت یہ ہے کہ ہر مسئلہ کے ثبوت کے لیے فقہی کتب کا حوالہ پیش فرمایا ہے، دعا ہے اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو امت کے لیے نافع بنائے اور مؤلف موصوف کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ (آمین یارب العٰلمین)

والسلام

خورشید احمد قاسمی

خادم: جامعہ مظفریہ میرٹھ ۲۷ ذی قعدہ ۱۴۴۲ھ

ارشادِ عالی

شیخِ طریقت ولی کامل سراج الملت

حضرت اقدس مولانا شاہ سید بلال حسین صاحب تھانوی

دامت برکاتہم مہتمم: جامع العلوم اشرفیہ باغپت (یوپی)

خلیفہ: محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرالحق صاحبؒ سابق مہتمم مدرسہ اشرف المدارس ہردوئی

حامداً و مصلیا: امابعد

زیرِ نظر کتابچہ، ''مختصر فضائل ومسائل قربانی''، جس کو عزیزم مفتی محمد بلال سلمہٗ نے بڑی محنت وجانفشانی سے مرتب کیا ہے احقر نے چیدہ چیدہ جگہ سے جائزہ لے کر محسوس کیا کہ یہ امت مسلمہ کے لیے بہت نفع بخش ثابت ہوگا ،ماشاءاللہ دل خوش ہوا دعا ہے کہ رب ذوالجلال آنمحترم کی عمر میں علم وعمل میں برکت فرمائے اور نظر بد سے محفوظ کر اس سعی کو قبول فرمائے۔ والسلام

سید بلال حسین تھانوی: یکم رذی الحجہ ۱۴۴۲ھ

رفیقِ محترم حضرت مولانا مفتی محمد بلال قاسمی صاحب کی کاوش کے تعلق سے پیرو مرشد حضرت والا دامت برکاتہم کے ارشادِ عالی سے بندہ سو فیصد متفق ہے

(احقر محمد خالد قاسمی)

خطیب جامع مسجد ثمر گارڈن میرٹھ

☆ رائے گرامی ☆

نوجوان جید عالمِ دین حضرت مولانا محمد شمشاد رحمانی قاسمی صاحب دامت برکاتہم

نائب امیرِ شریعت امارتِ شریعہ بہار، اڑیسہ، وجھارکھنڈ

واستاذ حدیث دارالعلوم وقف دیوبند سہارنپور

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم :امابعد

اسلام میں قربانی بڑی اہمیت کی حامل عبادت ہے اس پر اجر وثواب بھی بے انتہا ہے خداوند قدوس کے یہاں اس کی عظمت کا اس بات سے ہی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ قربانی کے ایام میں خون بہانے سے زیادہ کوئی عمل محبوب ہی نہیں ، پھر اس عمل میں خالص تقویٰ کو بنیادی حیثیت دی گئی ہے کہ اللہ کو ان جانوروں کا گوشت اور کھال نہیں پہنچتا، ؛ بلکہ تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے، ظاہر ہے کہ انسان کی نماز ،قربانی اور جینا ،مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے، ؛ لیکن یہ عبادت جس قدر اہمیت وعظمت والی ہے ہمارے سماج ومعاشرے میں اس قدر بیداری نہیں ہے نہ اس کی ادائیگی کے تعلق سے اور نہ ہی اس کے متعلق مسائل واحکام کے تعلق سے ظاہر ہے کہ ایسے میں علمائے کرام کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ وہ سماج میں بیداری پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں، اور جہالت وناخواندگی اور غفلت وبے گانگی ملی جلی کیفیت سے نکال کر اسلام کے روشن وتابناک اور صاف شفاف تعلیمات واحکام کی بجا آوری کی طرف دھیان مبذول کرائیں، زیرِ نظر کتابچہ اسی مطلوبہ کوشش کا ایک حصہ ہے جس میں قربانی

اوراس کے متعلقات کے تئیں کافی اچھی معلومات اورنوازل وواقعات کے قبیل سے اہم مسائل کوجمع کردیا گیا ہے جس میں قربانی کی حقیقت ،قربانی کا وجوب ،قربانی کے مسائل ،قربانی کا جانور کیسا ہو،قربانی کرنے کا طریقہ ،قربانی کے گوشت کی تقسیم ،چرم قربانی کے مصارف ،تکبیرِ تشریق کے مسائل ،قربانی کے ایام اور عقیقہ کا بیان ، جیسے عناوین کے تحت انتہائی ناگزیر مسائل کوقلم بند کیا گیا ہے ،مؤلف محترم جناب مولانا مفتی محمد بلال صاحب چونکہ باصلاحیت عالمِ دین ہے اور علم فقہ سے گہری وابستگی رکھتے ہیں ،اس لیے اس کتابچہ کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے اوراس لیے بھی کہ آج کل قلتِ وقت کی شکایت ہر خاص عام کو ہے ایسے میں بڑی کتابوں سے فائدہ ہرایک کے لیے ممکن ہی نہیں جس کی وجہ سے چھوٹے رسالے اور کتابچوں کی ضرورت بڑھ جاتی ہے ، اس سے کم وقت میں ضروریات دین سے واقفیت بھی ہو جائیگی اور معاشرے میں بیداری لانے میں اثر انگیز بھی ثابت ہونگے ،اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مؤلف موصوف کواس اہم کاوش پر اپنی شایان شان اجرِ جزیل عطا فرمائے ، کتابچے کی افادیت کوعام وتام فرمائے ،اورامتِ مسلمہ کے حق میں نافع بنائے ۔آمین ۔

محمد شمشاد رحمانی قاسمی

نائب امیر شریعت ،امارت شرعیہ بہار ،اڑیسہ ،وجھارکھنڈ ،

واستاذِ حدیث جامعہ اسلامیہ دارالعلوم وقف دیوبند سہارنپور یکم/ذی الحجہ ۱۴۴۲ھ

بندہ کتابچے کی تحسین کے ساتھ مذکورہ خیالات کا مصدق ومؤید ہے

(مفتی) ذکاوت حسین قاسمی

خادم: حدیث وافتاء مدرسہ امینیہ (دہلی)

=☆تقریظ☆=

حضرت مولانا مفتی رسالت حسین قاسمی صاحب

استاذِ حدیث جامعہ مظفریہ شوکت کالونی میرٹھ شہر

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم :امابعد

خالقِ ارض وسماء حق جل مجدہ اوراس کی صفت خلاقی کے حسین ترین مظہر انسان کے درمیان نسبت عبدیت ہی انسان کا سرمایۂ افتخار ہے، مخلصانہ جذبات سے سرشار بندگی ہی وہ عظیم نعمت اور بیش قیمت خزانہ ہے جوایک خاکی مخلوق کو نہ صرف فرشتوں جیسی مقدس، نورانی اور افلاکی مخلوق کے شانہ بشانہ کھڑا کردیتی ہے ،؛ بلکہ بسا اوقات اس سے بھی ممتاز اور اعلی مناصب عطا کردیتی ہے، اگر بندگی کا یہ عنصر حیاتِ انسانی میں نہ ہوتو یہ اشرف وبرتر مخلوق اپنے فطری مقام سے بھی پھسل کر،''اولئک کا لانعام بل هم اضل ''کی صف میں شامل ہوجاتی ہے۔

اسی صفت عبدیت کے اظہار کوتخلیقِ انسانی کا مقصد قرار دیتے ہوئے ربّ کائنات نے اعلان فرمایا:'' وما خلقتُ الجِنَّ والانس الا لیعبدون''اور نہ صرف عام حالات میں،؛ بلکہ خوشی ومسرت کے مواقع پر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کوان احکامات کا پابند بنایا جواسکے عبد (بندہ) ہونے کی عکاسی کرسکیں، اور وہ خوشی کے لمحات میں بھی اپنی حیثیت اور مقصدِ تخلیق سے غافل نہ ہوجائے، صلاۃ العیدین اور صلاۃ الجمعہ اس کی واضح مثال ہے۔عیدالاضحیٰ کے پرمسرت موقع پر جواحکامات معبودِ حقیقی کی جانب سے کلمہ''لا اله الا الله محمد رسول الله

پڑھ کر اپنی عبدیت کا اقرار کرنے والے بندگانِ خدا کو عطا کئے گئے ہیں ان میں ایک خاص حکم ''قربانی'' کا ہے۔

رحمتِ دو عالم ﷺ کا مشفقانہ مزاج عامۃً اوامرِ الٰہیہ کے احوال سے دو باتوں کو محیط رہا ہے (۱) فضائل (۲) مسائل۔ اول الذکر کا مقصد بندوں کے قلوب میں امتثالِ امر کی رغبت پیدا کرنا ہے، جب کے آخر الذکر کا مقصد تعمیلِ حکمِ الٰہی میں واجبات و مستحبات کی رعایت اور منکرات و مکروہات سے حفاظت کرنا ہے۔

؛ چنانچہ قربانی کے متعلق بھی ذخیرۂ احادیث میں فضائل و مسائل پر مشتمل نبوی اقوال اور کتبِ فقہ و فتاویٰ میں فقہی ہدایات وارشادات بکثرت موجود ہیں ،اس دورِ انحطاط میں وہاں تک رسائی ہر کس و ناکس کی دسترس میں نہیں ہے، اس لئے ضرورت تھی کہ ضخیم علمی کتب سے اخذ کر کے اختصار کے ساتھ ان کو ایک مستقل رسالہ میں یکجا کر دیا جائے تاکہ خواص و عوام یکساں طور پر مستفید ہو سکیں۔

مبارک باد کے مستحق ہیں عزیز دوست مفتی محمد بلال صاحب قاسمی مظفرنگری استاذ تفسیر وفقہ جامعہ مظفریہ شوکت کالونی لہساڑی روڈ میرٹھ شہر (یوپی) ،جنہوں نے اس ضرورت کو بر وقت محسوس کیا اور عید قرباں کے مناسب موقعہ پر ''مختصر فضائل و مسائل قربانی'' کے نام سے، یہ علمی کام انجام دیا ہے۔

اللہ رب العزت ان کی اس مخلصانہ کاوش کو قبول فرما کر دنیا و آخرت کی فلاح کا ذریعہ بنائے اور عوام و خواص کے لئے نافع بنائے۔ (آمین)

(خیر اندیش) رسالت حسین قاسمی

خادم الحدیث جامعہ مظفریہ کالونی میرٹھ ۸/ ذی قعدہ ۱۴۴۲ھ ۷/ جولائی ۲۰۲۱ء شنبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین و الصلوٰۃ و السلام علی سید

المرسلین امابعد

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ انَّ صَلاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحیَا یَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ

العٰلَمِیْن لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذَالِکَ اُمِرْتُ وَانَا اَوَّلُ ا لْمُسْلِمِیْن.

وَقَالَ تعالیٰ فِیْ مَقَامٍ آخر

انَّا اعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ

صَدَقَ اللّٰہُ ا لعَظِیْم

”عَن عَائِشَۃؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْل اللّٰہِ ﷺ ‘‘مَاعَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِن عَمَلِ یَوْمِ النَّحرِأَحَبُّ الیٰ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اھْرَاق الدَّمِ وَاِنَّہٗ لَیأْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَاشعَارِھَا وَأظْلَافِھَا وَأَنِّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَان قَبْلَ أنْ یَّقعَ الأَرْضَ فَطِیْبُوْ بِھَا نَفُسا.

(مشکوٰۃ جلد: ۱ ،ص: ۱۲۸)

گرامی قدر عزیز دوستو!

اللہ تبارک تعالی نے ہم لوگوں کو عید الاضحیٰ کا مبارک موقعہ عطا کیا ہے یہ بہت مبارک موقعہ ہے اور اس میں ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے قربانی کا عمل انجام دیتے ہیں۔

قربانی کی حقیقت کیا ہے پہلے ہم اس کو بیان کرتے ہیں

قربانی بہت عظیم الشان عبادت ہے اور ہمارے آقا حضرت ابراھیم علیہ السلام کی سنت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں اس کو بیان کیا ہے۔

عَنْ زَیْدِ بْنِ ارْقَمَ قالَ: قَالَ أصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَاهٰذِهِ الأضَاحِیُ قَالَ سُنَّةُ أَبِیْکُمْ ابْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامَ قَالُوْا : فَمَالَنَا فِیْهَا یَا رَسُوْ لَ اللّٰهِ .قَالَ بِکُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَة قَالُوْا فَا لصُّوْفُ یَا رَسُوْ لَ اللّٰهِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَة (ابن ماجه جلد: ۱ ص: ۲۲۶)

ترجمہ: حضرت زید بن ارقمؓ سے مروی ہے کہ صحابہ کرامؓ نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول یہ قربانیاں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے باپ حضرت ابراھیمؑ کی سنت ہے صحابہؓ نے پوچھا اس پرعمل کرنے میں ہمارے لئے کیا ثواب ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملیگی پوچھا گیا اون (بھیڑ کے بال) کے بارے میں کیا ارشاد ہے آپ ﷺ نے فرمایا اون کے ہر بال کے عوض بھی ایک نیکی ہے۔

اصل واقعہ یہ ہوا کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی چھیاسی سال کی عمر تک کوئی اولاد نہیں ہوئی تو حضرت ابراھیمؑ نے اللہ سے دعاء کی، ''رب ھب لی من الصلحین '' ائے میرے پروردگار مجھے ایک نیک فرزند عطا فرما ،؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور ایک حلیم بردبار اور باوقار

بیٹے کی نہ صرف بشارت سنائی ؛ بلکہ ہونہار اسمٰعیل کی صورت میں وہ مبارک بیٹا بھی عطا کردیا، بڑھاپے کی اولاد کی قدر وہی جان سکتا ہے جسے ایسے حالات سے سابقہ پڑا ہو، ؛ لیکن وہ باپ جسے یہ بیٹا عطا ہوا تھا وہ کوئی عام انسان نہ تھا وہ تو اللہ کا خلیل اور توحید وانابت الی اللہ میں اپنے بعد آنے والی انسانیت کا امام بننے والا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ کے دستور کے مطابق اطاعت وانقیاد اور بے چوں چرا امتثال امر کی کسوٹی پر اسے پرکھنے کا عمل شروع ہوا، ؛ چنانچہ اولاً اس معصوم کو اس کیوالدہ ماجدہ کے ساتھ مکہ معظّمہ کی بے آب وگیا وادیوں میں چھوڑ آنے کا حکم صادر ہوا اتنا سنتے ہی اللہ کے خلیل حکم کی تعمیل میں اٹھ کھڑے ہوئے ایک پانی کا مشکیزہ اور کھجوروں کی ایک تھیلی رکھکر فوراً واپس چل دیئے بیوی نے گھبرا کر دامن پکڑلیا اور عرض کرنے لگی آپ ہمیں اکیلے کہاں چھوڑے جاتے ہیں یہاں تن تنہا اور اکیلے ہم کیسے رہینگے ،حضرت ابراھیم علیہ السلام صبر واستقلال کے پہاڑ تھے نہ آنکھ سے آنسوں چھلکے نہ زبان پر شکوہ آیا ارشاد فرمایا مرضی مولیٰ یہی ہے۔

وقت بڑی تیزی سے گزرتا چلا گیا اور وہ نورِ نظر لختِ جگر پیارا سا اسمٰعیل اب جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکا تھا اور امید ہو چکی تھی کہ یہ بیٹا اپنے بوڑھے باپ کا سہارا بنے گا اور ضعف وکمزوری میں اپنے باپ کا ہاتھ بٹائے گا ،عین اسی وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو خواب میں حکم

دیا کہ تم اپنے بیٹے کو ذبح کردو یہ ایک ایسا حکم تھا جو دل کو دہلا دینے والا تھا ،؛ لیکن اللہ کے خلیل حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اس حکمِ ربی کو بسروچشم قبول کر کے برملا اس کی تعمیل کا شرف حاصل کیا اور اپنے لیے ابدی شرافت وعظمت مقدر کرالی۔

اور اس پر طرہ کہ تعمیل حکم میں وہ عظیم بیٹا اسمٰعیل اپنے والد ابراھیم خلیل اللہ کے شانہ بشانہ نظر آیا اور بجا طور پر ذبیح اللہ کے لقب کا حق دار بنا۔

اللہ تعالیٰ کو ان دونوں باپ بیٹے کی یہ ادائیں اتنی پسند آئیں کہ قیامت تک ان کا نام روشن فرمایا اور اپنی مقدس کتاب قرآن کریم میں بڑے عمدہ انداز میں ان کا ذکر فرمایا۔

”وقال انی ذاھب الی ربی سیھدین،

اور فرمایا کہ میں اپنے رب کی طرف چلا جاتا ہوں وہی مجھے اچھی جگہ پہنچادے گا۔

”رب ھب لی من الصالحین. فبشرنٰہ بغلام حلیم“

اور عرض کیا میرے رب مجھے نیک فرزند عطاء فرمایئے، پس ہم نے انہیں ایک حلیم المزاج فرزند کی بشارت دی .

”فلما بلغ معہ السعی“

” قال یٰبنی انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تری

سو جب وہ لڑکا ایسی عمر کو پہنچا کہ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ چلنے پھر نے لگا، تو ابرھیم علیہ السلام نے فرمایا: کہ برخوردار میں دیکھتا ہوں کہ میں تم کو ذبح کررہا ہوں، تو تم بھی سوچ لو تمہاری کیا رائے ہے

”قال یابت افعل ما تومر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین“

وہ بولے ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے اسے کر گزریے آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

”فلما اسلما وتلہ للجبین“ پس جب دونوں نے خدا کے حکم کو تسلیم کرلیا، اور باپ نے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے کروٹ پر لٹایا۔

”ونادینہُ ان یا ابرھیم ،قد صدقت الرء یا انا کذالک“

” نجزی المحسنین انہ من عباد نا المؤمنین“

اور ہم نے ان کو آواز دی، اے ابراھیمؑ ! تم نے خواب کو سچ کردکھایا ہم نیکی کرنے والے کو اسی طرح بدلہ عطا کرتے ہیں۔

”ان ھذا لھو البلؤ المبین“ (یقیناً کھلی آزمائش تھی)

”وفدینہ بذبح عظیم“

اور اس کے بدلہ میں ہم نے ایک بڑا جانور ذبح کے لئے دیا۔

”وترکنا علیہ فی الآخرین .سلام علی ابراھیم ،کذالک نجزی المحسنین .انہ من عباد نا المئومنین“

اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں یہ بات ان کے لیے رہنے دی۔

ابراھیمؑ پر سلام ہو، ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے (سورہ الصٰف، آیت ۹۹، ص ۱۲۱)

بہرِ حال اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں میں حضرت ابراھیمؑ و اسمٰعیلؑ دونوں کا واقعہ ذکر کیا ہے اور ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہم رب کریم کی طرف متوجہ ہوں اور اس کی اطاعت و فرمابرداری کریں، اللہ ہم کو عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں (آمین)

قارئین کرام!...... میں نے خطبہ میں قرآن کریم کی دو آیتیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کی تھی اب میں آپ حضرات کے سامنے ان کی وضاحت کرتا ہوں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ اے محمد کہہ دیجئے کہ میری نماز، میری قربانی، میرا زندہ رہنا اور مرنا یہ اللہ ہی کے لئے ہے جو پالنے والا ہے سارے جہاں کا کوئی نہیں اس کا شریک اور یہی مجھکو حکم ہوا اور میں سب سے پہلے فرمابردار ہوں۔ (شیخ الھند)

مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ اس میں توحید و تفویض کے سب سے اونچے مقام کا پتہ دیا گیا ہے جس پر ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فائز ہوئے یقیناً نماز اور قربانی کے ذکر کرنے میں مشرکین پر جو بدنی عبادت اور قربانی غیر اللہ کے لئے کرتے تھے، تصریحاً رد ہو گیا۔

دوسری آیت کا ترجمہ یہ ہے، بے شک ہم نے دی تجھ کو کوثر سو نماز پڑھ اپنے رب کے آگے اور قربانی کر۔ (شیخ الہند ص ۸۰۴)

اس آیت میں یہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو متوجہ کیا ہے قربانی اور نماز صرف اور صرف اللہ ہی کے لئے ہونی چاہیے نہ کہ غیر اللہ کے لئے (تفسیر عثمانی)

خطبہ میں میں نے ایک حدیث بیان کی تھی اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قربانی کے دن میں کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ نہیں اور قربانی کا جانور قیامت کے میدان میں اپنے سینگوں بالوں اور کھروں کے ساتھ آئیگا اور قربانی میں بہایا جانے والا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے دربار میں قبولیت کا مقام حاصل کر لیتا ہے لہذا خوش دلی سے قربانی کیا کرو، اس حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اہمیت کو بیان کیا ہے اس لیے ہم مسلمانوں کو قربانی صاف نیت سے کرنی چاہئے اگر ہم وسعت کے باوجود قربانی نہیں کریں گے تو پھر ہم وعید کے مستحق ہونگے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من کان لہ سَعَۃً ولم یُضحِّ فَلَا یقربَنَّ مُصَلَّانَا'' (ابن ماجہ، جلد: ۱ ص ۲۲۶)

جو شخص گنجائش کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے کتنی سخت وعید ہے، قربانی نہ کرنے پر اس لئے اللہ تعالیٰ نے اگر ہمیں مال دیا ہے تو ہم ضرور قربانی کریں اور اپنی آخرت کو بنائیں، اللہ ہم سب مسلمانوں کو قربانی کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔

قارئین کرام!............

اب میں آپ کے سامنے قربانی کے چند مسائل پیش کرتا ہوں،؛ لیکن اس پہلے ایک بات کی وضاحت ضروری ہے اور وہ یہ ہے، کہ ایام قربانی میں جانور کا ذبح کرنا ہی لازم ہے جانور کی قیمت صدقہ کرنے سے کام نہیں چلیگا اور جو شخص وسعت کے باوجود قربانی نہیں کریگا وہ سخت گنہگار ہوگا کیونکہ وہ واجب کو چھوڑنے والا ہے

(ھندیہ،ص۲۹۳ جلد۵، جامع الفتاویٰ ،ص۳۹۰ جلد۵)

اور جو لوگ قربانی کے بجائے صدقہ پر زور دیتے ہیں ان کی یہ بات شریعت کیخلاف ہے ہرگز قابلِ قبول نہیں ہے۔

قربانی کی حقیقت کو بیان کرنے بعد کچھ مسائل بیان کرتا ہوں،

(قربانی کا وجوب)

مسئلہ............ (۱) قربانی کرنا ہر مسلمان عاقل بالغ مقیم اور مالدار صاحب نصاب پر واجب ہے۔

(ھدایہ،ص۴۴۳، ج۴،ھندیہ۱۹۲ج۵)

(نوٹ) صاحبِ نصاب وہ ہے جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی ،(یعنی ۶۱۲ گرام)۳۵ ملی گرام ،یا ساڑھے سات تولہ سونا (۸۷ گرام ۴۹ ۹ ملی گرام یا اتنی قیمت کی کوئی چیز حاجتِ اصلیہ سے زائد ہو تو ایسے شخص پر قربانی واجب ہے۔

(ہندیہ،ص۲۹۲ج۵،تارتارخانیہ،ص۴۰۵ج۱۷،بنایہ شرح ھدایہ،ص۱۲ج۱۲،فتاوٰی محمودیہ فاروقی،ص۲۲۶ج۲۶،
احسن الفتاویٰ،ص۵۱۸ج۷)

مسئلہ.........................(۳) مسافر پر قربانی کرنا واجب نہیں۔
(ہدایہ، ص ۴۴۵ ج ۴، ھندیہ ص ۲۹۲ ج ۵)

(قربانی کے ایام)

مسئلہ.........................(۴) قربانی کے ایام تین دن ہیں ۱۰/۱۱/اور ۱۲ ذی الحجہ اس سے پہلے یا بعد میں قربانی معتبر نہیں۔
(مسائل قربانی و عقیقہ، ص ۱۲، ھندیہ، ص ۲۹۵، ج ۹)

مسئلہ (۵) دس ذی الحجہ کو قربانی کرنا سب سے افضل ہے اس کے بعد ۱۱/۱۲ ذی الحجہ کا درجہ ہے۔
(درمختار مع الشامی زکریا، ص ۴۵۸، ج ۹

مسئلہ (۶) بقرعید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں جب لوگ نماز پڑھ چکیں تب کرے البتہ اگر کوئی کسی ایسے گاؤں میں رہتا ہو جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی ہو تو وہاں فجر کی نماز کے بعد بھی قربانی کرنا درست ہے، نیز شہر اور قصبہ کے رہنے والے عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد قربانی کریں۔
(درمختار زکریا، ص ۴۶۰ ج ۹، مسائل قربانی و عقیقہ، ص ۱۴)

مسئلہ (۷) اگر کوئی شہر کا رہنے والا آدمی اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دے تو اس کی قربانی نماز سے پہلے بھی درست ہے اگرچہ وہ خود شہر ہی میں موجود ہو، لیکن جب قربانی دیہات میں بھیج دی تو نماز سے پہلے قربانی کرنا درست ہو گیا۔
(درمختار زکریا، ص ۴۶۱ ج ۹، ھدایہ، ص ۴۳۰ ج ۴، شامی زکریا، ص ۴۶۱، ج ۹، مسائل قربانی و عقیقہ، ص ۲۳)

مسئلہ (۸) اگر عید کی نماز عیدگاہ میں ادا کر لی گئی ہو اور محلوں کی مساجد

میں عید کی نماز میں دیر ہوتو بھی قربانی کرنا درست ہے۔

(ھندیہ،ص۲۹۵ج۵،درمختار زکریا،ص۴۶۰ج۹)

مسئلہ(۹) اگر شہر میں کسی جگہ نماز عید الاضحیٰ پڑھ لی جائے تو پورے شہر والوں کے لئے قربانی کرنا درست ہو جاتا ہے اس میں عیدگاہ یا جامع مسجد وغیرہ کی نماز پر صحت کا مدار نہیں۔ (ھندیہ،ص۲۹۵ج۵،جامع الفتاویٰ،ص۴۵۹ج۴)

(قربانی کے جانور)

مسئلہ(۱۰) قربانی صرف تین قسم کی جانور کی جائز ہے(۱) اونٹ (نر و مادہ)(۲) بکرا بکری، مینڈھا بھیڑ،(نر و مادہ)(۳) گائے بھینس۔

(ھدایہ،ص۴۴۸ج۴،کفایت المفتی،ص۲۰۶ج۸،کتاب المسائل،ص۲۳۱ج۲)

مسئلہ(۱۱) قربانی کے جانوروں کی عمریں کتنی ہیں اس میں تفصیل ہے

(۱) بکرا بکری ایک سال کا ہو چکا ہو، البتہ بھیڑ یا دنبہ موٹا اور تندرست ہوتو ایک سال سے کم بھی ان کی قربانی درست ہے۔

(۲) گائے بھیس، دو سال کے مکمل ہو چکے ہوں

(۳) اونٹ پانچ سال کا مکمل ہو چکا ہو۔

(ھدایہ،ص۲۰۶ج۴،درمختار مع الشامی زکریا،ص۴۶۶ج۹،فتاویٰ دار العلوم،ص۵۳۹ج۱۵،کفایت المفتی،ص۲۳۷ج۸)

مسئلہ(۱۲) بڑے جانور (اونٹ، گائے، بھینس وغیرہ) میں سات حصہ دار شریک ہو سکتے ہیں جبکہ (بکرا بکری) صرف ایک شخص ہی کی طرف سے کافی ہوتی ہے۔ (ھندیہ،ص۲۹۷ج۵،جامع الفتاویٰ،ص۴۲۴ج۴)

مسئلہ............(۱۳) بھینس کی قربانی جائز ہے جو لوگ منع کرتے ہیں ان کا منع کرنا غلط ہے۔

(بحرالرائق ص ۳۲۴ ج ۹، قاضی خاں، ص ۳۴۸ ج ۳، فتاویٰ بزاریہ، ص ۲۸۹ ج ۶)

مسئلہ (۱۴) ایک بڑے جانور میں قربانی کے علاوہ عقیقہ یا ولیمہ کی نیت سے حصہ لینا جائز ہے، اوراس صورت میں عقیقہ ولیمہ اور قربانی تینوں چیزیں جائز اور ادا ہو جائیگی۔

(شامی زکریا ص ۴۷۲ ج ۹، فتاویٰ رحیمیہ، ص ۳۵ ج ۱۵، احسن الفتویٰ، ص ۵۳۶ ج ۲)

مسئلہ (۱۵) بڑے جانور میں حصہ لینے والے سبھی شرکاء کا قربت وعبادت کی نیت کرنا لازم ہے (قربانی ولیمہ عقیقہ کی نیت) اگر کسی نے صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی تو کسی بھی شریک کی قربانی درست نہیں ہوگی۔

(شامی زکریا، ص ۴۷۲، ج ۹، ھدایہ، ص ۴۴۹ ج ۴، آپ کے مسائل اور ان کا حل، ص ۱۶۷ ج ۵)

مسئلہ............(۱۶) قربانی کے جانور کا دانتنا شرط نہیں ہے جبکہ اس جانور کی عمر پوری ہو چکی ہو، لیکن عمر کی سند پختہ ہو۔

(فتاویٰ رحیمیہ، ص ۵۰ ج ۱۰، فتاویٰ محمودیہ فاروقی، ص ۲۸۲ ج ۲۶

مسئلہ (۱۷) ایک گھر میں چند کمانے والے ہوں اور مال کو گھر میں مشترک رکھتے ہوں اور مشترک طریقہ پر خرچ کرتے ہوں تو دیکھا جائے گا اگر مال تقسیم کر کے ہر ایک کا حصہ نصاب کو پہنچ جائے تو قربانی ہر ایک پر لازم ہے اور اگر نصاب کو نہ پہنچے تو کسی شخص پر بھی قربانی واجب نہیں ہے۔ درمختار، ص ۲۳۱ ج ۲، کفایت المفتی، ص ۱۹۳ ج ۸، فتاویٰ دارالعلوم، ص ۲۸۲ ج ۱۰)

مسئلہ (۱۸) اگر ایام قربانی گزر گئے ہوں اور قربانی نہ کی گئی ہو جبکہ قربانی واجب ہو تو اس وجوب کے ساقط ہونے کی صورت یہ ہے کہ اس کو صدقہ کردیا جائے یا اس کی قیمت کو

(ھندیہ، ص ۲۹۴، ج ۵، ھدایہ، ص ۴۴۶ ج ۴، فتاویٰ محمودیہ فاروقی، ص ۲۲۷، ج ۳۶، فتاوی رحیمہ، ص ۲۹ ج ۱۰

مسئلہ (۱۹) جس شخص پر قربانی واجب ہو اور وہ سات سال تک قربانی کرتا رہا ہو اور اب بھی صاحب نصاب ہو تو سات سال کے بھی اس شخص پر قربانی واجب ہوگی اور یہ بات (یعنی سات سال کے بعد قربانی واجب نہیں) جو مشہور ہے غلط ہے۔

(فتویٰ دار العلوم، ص ۴۸۱ ج ۱۰، آپ کے مسائل اور ان کا حل، ص ۱۸۴ ج ۵

مسئلہ (۲۰) بڑے جانور میں ایک حصہ کا ساتویں حصہ سے کم ہونا جائز نہیں اگر کسی کا حصہ ساتویں سے کم ہو تو کسی کی قربانی بھی درست نہ ہوگی ؛ بلکہ باطل ہو جائیگی۔

(درمختار مع الشامی، ص ۴۵۷ ج ۹، بنایہ شرح ھدایہ، ص ۱۷ ج ۱۲، کفایت المفتی، ص ۲۰۰ ج ۸ فتاوی دار العلوم، ص ۵۵۰ ج ۱۵، بہشتی زیور حصہ سوم، ص ۳۸

(عیب دار جانور کی قربانی کرنا)

مسئلہ (۲۱) جس جانور کا سینگ اس طرح ٹوٹ گیا ہو کہ اندر کی مینگ باقی ہو تو اس کی قربانی جائز ہے، اور اگر سینگ اس طرح ٹوٹا ہو کہ اس کے اندر کی مینگ ٹوٹ گئی ہو اور اس کے ٹوٹنے کا اثر دماغ تک پہنچ گیا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں۔

شامی زکریا، ص ۴۶۷ ج ۹، ھندیہ، ص ۲۹۷ ج ۵، فتاویٰ رحیمہ، ص ۴۹ ج ۱۰ فتاویٰ دار العلوم، ص ۵۳۳، ۱۵)

مسئلہ (۲۲) جس جانور کے پیدائشی طور پر سینگ نہ ہو (یا اس کی سینگ کی جگہ بچپن میں آگ سے جلا دی گئی ہو جس کی وجہ سے آگے سینگ نہ نکل سکے ہوں) اس کی قربانی درست ہے۔

شامی زکریا، ص ۴۶۷ ج ۹، جامع الفتاویٰ، ص ۴۰۹ ج ۴

مسئلہ (۲۳) اگر جانور کا کان تھوڑا بہت کٹا ہے تو اس کی قربانی جائز ہے؛ لیکن اگر تہائی (اکثر) سے زیادہ کان کٹا ہوا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں

(شامی زکریا، ص ۴۶۸ ج ۹، ھندیہ، ص ۲۹۸ ج ۵، کتاب المسائل، ص ۳۱۶ ج ۲، جامع الفتاویٰ ص ۴۰۰ ج ۴)

مسئلہ (۲۴) جس جانور کے پیدائشی کان نہیں ہے تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔

(دین کی باتیں، ص ۲۲۵، شامی زکریا، ص ۴۷۹ ج ۹، ھندیہ، ص ۲۹۷ ج ۵

مسئلہ (۲۵) اگر کسی جانور کی دم (پونچ) تہائی سے زیادہ کٹ جائے تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔

(شامی زکریا، ص ۴۴۸ ج ۹، ھندیہ، ص ۲۹۸ ج ۵، بہشتی زیور ص ۴۰ حصہ سوم)

مسئلہ..............(۲۶) رسولی والے جانور کی قربانی درست ہے۔

(فتاویٰ رحیمیہ، ص ۴۹ ج ۹)

مسئلہ (۲۶) اگر گائے بھیس کے دو تھن یا زائد کٹ جائے یا سوکھ جائیں تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے، اسی طرح بکری کا ایک تھن کٹ جائے یا سوکھ جائے تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔

(شامی زکریا، ص ۴۷۰ ج ۹، تاتارخانیہ، ص ۴۳۰ ج ۱۷، فتاویٰ محمودیہ، ص ۳۰۱ ج ۲۹، فتاوی دار العلوم، ص ۵۳۷ ج ۱۵

مسئلہ (۲۷) جس جانور کی آنکھ کی روشنی بالکل یا اکثر چلی گئی ہو تو اس جانور کی قربانی درست نہ ہوگی۔ (درمختار زکریا، ص ۴۶۸ ج ۹، ھندیہ، ص ۲۹۸ ج ۵، کتاب المسائل ص ۳۱۷ ج ۲)

مسئلہ(۲۸)زبان کٹا ہوا جانور جو چرنے پر قادر نہ ہو اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔

(ھندیہ،ص ۲۹۸ ج ۵، کتاب المسائل،ص ۳۱۸ ج ۲

مسئلہ(۲۹)جو اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے چوتھا پاؤں رکھا ہی نہیں جاتا یا چوتھا پاؤں رکھتا تو ہے؛ لیکن اس سے چل نہیں سکتا اس کی قربانی درست نہیں اور اگر وہ چلتے وقت پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے اور چلنے میں اس سے سہارا لیتا ہے؛ لیکن لنگڑا کر چلتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔

(درمختار مع الشامی زکریا،ص ۶۴۸، ج ۹، جامع الفتاوی،ص ۱۱۴ ج ۴، کتاب المسائل،ص ۲۱۹، ۲۱۸ ج ۲)

مسئلہ..................(۳۰) حاملہ جانور (بھینس وغیرہ) کی قربانی مکروہ ہے جبکہ ولادت کا وقت قریب ہو۔

(شامی زکریا،ص ۴۶۱ ج ۹، ھندیہ،ص ۲۸۷ ج ۵، کتاب المسائل،ص ۳۱۹ ج ۹)

مسئلہ (۳۱)..................اگر حاملہ جانور کی قربانی کی اور اسکے پیٹ سے زندہ بچہ نکلا تو اسکی بھی قربانی کردی جائے۔

(شامی،ص ۵۰۳ ۴ جلد:۵)

مسئلہ (۳۲) خصی جانور کی قربانی نہ صرف جائز ہے؛ بلکہ افضل اور مسنون ہے۔

(ھندیہ،ص ۲۹۹ ج ۵، کتاب الفتاوی،ص ۱۷۳ ج ۴، کتاب المسائل،ص ۲۱۹ ج ۲

مسئلہ (۳۳) خنثیٰ جانور جس کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے کے وہ نر ہے یا مادہ اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔

(شامی زکریا،ص ۴۷۰ ج ۹، فتاویٰ رحیمیہ،ص ۵۴ ج ۱۰

مسئلہ (۳۴) وحشی جانور اور جنگلی جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے۔
(ھندیہ، ص ۲۹۷ ج ۵، مسائل قربانی وعقیقہ ص ۳۲، کتاب المسائل ص ۳۲۰ ج ۲)

مسئلہ ....(۳۵) بھینس ایک حلال جانور ہے اسکی قربانی درست ہے۔ (بحرائق، ص ۹۰۳ جلد: ۹)

مسئلہ (۳۶) اگر قربانی کے لیے کوئی جانور خرید لیا پھر اس میں کوئی ایسا عیب پیدا ہو گیا جس سے قربانی درست نہیں تو اس کے بدلے دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے ہاں اگر غریب آدمی سے جس پر قربانی کرنا واجب نہیں تو اس کے واسطے درست ہے کہ اسی جانور کی قربانی کرے۔
(شامی زکریا، ص ۱۷۴ ج ۹، آپ کے مسائل اوران کا حل، ص ۱۶۹ ج ۴، دین کی باتیں، ص ۲۶، ۲۵، فتاوی محمودیہ فاروقی ص ۳۳۴ ج ۲۶، جامع الفتاوی ص ۴۱۱ ج ۴

مسئلہ (۳۷) وہ جانور جو پہلے سے صحیح سالم تھا؛ لیکن قربانی کے لیے کوشش کرتے وقت (اچھل کود کی وجہ سے) عیب دار ہو گیا تو شرعا اس کی قربانی میں کوئی حرج نہیں ہے۔
(شامی زکریا، ص ۱۷۴ ج ۹، ھدایہ، ص ۴۳۲ ج ۴، کتاب المسائل، ص ۳۲۱ ج ۲

(قربانی کرنے کا طریقہ)

مسئلہ (۳۸) قربانی کا مسنون طریقہ ہے کہ قربانی خود اپنے ہاتھ سے کرے اور اگر خود نہ کر سکے تو کم از کم قربانی کے وقت سامنے موجود رہے۔
(ھندیہ، ص ۳۰۰ ج ۵، شامی زکریا، ص ۴۷۴ ج ۹، کتاب المسائل، ص ۳۲۲ ج ۲

مسئلہ (۳۹) جانور کو ذبح کرنے سے پہلے چھری تیز کرنا مستحب ہے تا کہ جانور کو ذبح کرتے وقت تکلیف نہ ہو۔
(ھندیہ، ص [illegible] ج ۵، شامی زکریا، ص [illegible] ج ۹، کتاب المسائل، ص [illegible] ج ۲

مسئلہ (۴۰) قربانی کے وقت زبان سے الفاظ کا ادا کرنا ضروری نہیں دل سے نیت کرلینا کافی ہے۔

(دین کی باتیں ،ص ۲۲۳، بدائع الصنائع ،ص ۸۹، ۱۸۸ ج ۴

مسئلہ (۴۱) قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھے

(ھندیہ ،ص ۲۸۵ ج ۵)

مسئلہ (۴۲) جانور ذبح کرتے وقت ایسا جملہ کہنا ضروری ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر اور حمد وثنا پر دال ہو، نیز بسم اللہ اللہ اکبر کہنا مستحب ہے۔

(ھدایہ ،ص ۳۸۶ ج ۴، شامی زکریا ،ص ۴۳۸ ج ۹، احسن الفتاوی ،ص ۴۰۳ ج ۷)

مسئلہ (۴۳) اگر جانور ذبح کرتے وقت دعائیہ جملہ مثلا اللھم اغفرلی ،اللھم ارزقنی ''پڑھے تو ذبیحہ حلال نہ ہوگا۔

(ھندیہ ،ص ۲۸۶ ج ۵، شامی زکریا ،ص ۴۳۷ ج ۹، قاموس الفقہ ،ص ۴۵۲، ۲)

مسئلہ (۴۴) ذبح کرنے میں اگر دو آدمی شریک ہوں اور چھری چلانے میں دونوں ساتھ ساتھ شریک ہوں یا آگے پیچھے تو دونوں پر بسم اللہ پڑھنا واجب ہے۔

(شامی زکریا ،ص ۴۸۲ ج ۹، کفایت المفتی ،ص ۲۶۷ ج ۱۸، فتاوی رحیمہ ،ص ۶۸ ج ۱۰)

مسئلہ (۴۵) ذبح کرتے وقت ذابح اور جانور کا قبلہ کی جانب رخ ہونا سنت مؤکدہ ہے

(بدائع الصنائع ،ص ۲۲۲، ۴، ھندیہ ،ص ۲۸۷ ج ۴، امداد الفتاوی ،ص ۵۵۹ ج ۳، احسن الفتاوی ،ص ۴۰۹ ج ۷، فتاوی رحیمہ ص ۳۶ ج ۱۰)

مسئلہ (۴۴) ذبح کرتے وقت جانور کا منہ جانب شمال میں رہنا افضل ہے اور جانب جنوب میں رہنا سہل ہے۔

(بدائع الصنائع ،ص ۱۸۸ ج ۴، فتاوی دار العلوم ،ص ۳۹۷ ج ۱۵، فتاوی محمودیہ فاروقی ،ص ۱۴۳ ج ۲۶)

مسئلہ (۴۶) اگر مسلمان جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو اس کا ذبیحہ حلال ہے،؛ لیکن اگر جان بوجھ کر بسم اللہ چھوڑ دے تو ذبیحہ حلال نہ ہوگا۔

(شامی زکریا، ص ۴۳۳، ج ۹، ھندیہ، ص ۲۸۸ ج ۵، جامع الفتاوی، ص ۳۵۰ ج ۴)

مسئلہ (۴۷) جانور کے گلے میں چار شہہ رگیں ہوتی ہے (حلقوم، مری، ودجان،) ان میں سے ذبح کرتے وقت تین رگوں کا کاٹنا فرض ہے۔

(شامی زکریا، ص ۲۵، ۱۲۴ ج ۹، تا تاء خانیہ، ص ۳۹۷ ج ۱۷ فتاویٰ محمودیہ فاروقی، ص ۱۵۰ ج ۲۶)

مسئلہ (۴۸) جانور کی گردن کے کسی بھی حصہ میں چھری چلائی جا سکتی ہے اس میں بیچ یا کنارے کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔

(شامی زکریا، ص ۴۲۴ ج ۹ ص تا تارخانیہ، ص ۲۹۲ ج ۱۷، کتاب المسائل، ص ۳۲۶ ج ۲)

مسئلہ (۴۹) حلق (گلے) کے بجائے گدی کی طرف سے جانور ذبح کرنا مکروہ ہے اگر رگیں کٹ جائیں تو حلال ہو جائے گا۔

(بدائع الصنائع، ص ۱۸۹ ج ۴، ھندیہ، ص ۲۸۷ ج ۵، کتاب المسائل، ص ۳۲۷ ج ۲)

مسئلہ (۵۰) اگر کسی عورت نے قربانی کا جانور ذبح کر دیا تو اس کا ذبیحہ حلال ہے۔ (شامی زکریا، ص ۴۳۰ ج ۹، بحر الرائق، ص ۳۰۶ ج ۹، کتاب المسائل، ص ۳۲۷ ج ۲)

(قربانی کا گوشت کہاں تقسیم کریں)

مسئلہ (۵۱) قربانی کے گوشت کے تین حصے کئے جائیں (۱) فقراء کے لئے (۲) اپنے رشتہ دراوں کے لئے (۳) خود اپنے استعمال میں لائیں، اور اپنی قربانی سے خود کھانا مستحب ہے۔

ھندیہ، ص ۳۰۰ ج ۵، بدائع الصنائع، ص ۲۲۴ ج ۴، فتاویٰ محمودیہ فاروقی، ص ۳۸۳ ج ۲۶، جواھر الفقہ، ص ۴۵۱ ج ۱، دار العلوم، ص ۵۶۸ ج ۱۵)

مسئلہ (۵۲) قربانی کے گوشت کو سوکھا کر یا فریج میں رکھکر لمبے زمانے تک استعمال کرنا جائز ہے،

(ھندیہ، ص ۳۰۰ ج ۵، شامی زکریا، ص ۴۷۴ ج ۹، فتاویٰ دار العلوم، ص ۵۶۹ ج ۱۵، جامع الفتاویٰ، ص ۴۵۸ ج ۴، فتاویٰ محمودیہ فاروقی، ص ۳۹۰ ج ۲۶)

(نوٹ) مگر آج کے زمانے میں لوگ اس طرح غرباء کو ان کے حصہ سے محروم کررہے ہیں جو مقصد قربانی کے مناسب نہیں، لہذا اس کا خیال رکھنا چاہیے۔

مسئلہ (۵۳) قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دینا جائز ہے۔

(ھندیہ، ص ۳۰۰ ج ۱۵، اعلاء السنن، ص ۲۶۲ ج ۱۷، فتاویٰ دار العلوم، ص ۵۷۰ ج ۱۵، کتاب الفتاویٰ، ص ۱۵۰ ج ۴، فتاوی محمودیہ، ص ۳۸۸ ج ۲۶)

مسئلہ (۵۴) جس شخص کو قربانی کا گوشت بطور ھدیہ دیا گیا ہو تو اس کے لیے اس گوشت کو بیچ کر اپنے استعمال میں لانا جائز ہے۔

(بحر الرائق، ص ۴۲۷ ج ۲، فتاویٰ محمودیہ فاروقی، ص ۳۹۴ ج ۲۶)

مسئلہ (۵۵) اگر میت نے قربانی کی وصیت کی ہو تو اس کی قربانی کا سارا گوشت فقراء میں صدقہ کرنا لازم ہے۔

(شامی زکری، ص ۴۸۴ ج ۹، امداد الفتاویٰ، ص ۵۳۳ ج ۳، بہشتی زیور حصہ سوم، ص ۴۲، احسن الفتاویٰ، ص ۴۹۶ ج ۷)

مسئلہ (۵۶) قربانی کے لیے خریدے ہوئے جانور کا دودھ اور گوبر اپنے استعمال میں لانا جائز ہے، یا نہیں؟ اس میں تفصیل ہے اگر قربانی کرنے والے نے اس جانور کو گھر میں رکھکر چارہ کھلایا ہے تو اس کا دودھ اور گوبر استعمال کرنا جائز ہے، اور اس جانور نے جنگل میں چر کر گزر کیا ہو تو اس کا دودھ اور گوبر استعمال میں لانا مکروہ ہے، اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

(شامی زکریا، ص ۴۷۶ ج ۹، ھندیہ، ص ۳۰۰ ج ۵، احسن الفتاویٰ، ص ۴۷۸ ج ۷، جامع الفتاوی، ص ۴۲۵ ج ۴)

(چرم قربانی کے مصارف)

مسئلہ (۵۷) قربانی کی کھال کو صدقہ میں دینا بہتر ہے،؛ لیکن اگر اس کو اپنے استعمال میں لانا چاہے تو جائز ہے۔

(مجمع الانہر، ص ۱۷۴ ج ۴، بدائع الصنائع، ص ۲۲۵، ۴، فتاویٰ محمودیہ، ص ۳۶۴ ص ۲)

مسئلہ (۵۸) اگر قربانی کرنے والے نے قربانی کے کھال کو بیچ دیا تو اس کی قیمت فقراء پر صدقہ کرنا لازم ہے۔

(ھدایہ، ص ۴۵۰ ج ۴، شامی زکریا ۴۷۵ ج ۹، فتاویٰ دار العلوم، ص ۵۷۸ ج ۱۵، محمودیہ، ص ۳۷۱ ج ۲۶)

مسئلہ (۵۹) قربانی کی کھال مدارس کے غریب طلبہ کو بطور صدقہ دینا درست ہے اس میں صدقہ اور اشاعت دین دونوں کا ثواب ملنے کی امید ہے

(جواہر الفقہ، ص ۴۵۲ ج ۱، کتاب المسائل، ص ۳۳۱ ج ۲، کتاب الفتاویٰ، ص ۱۵۲ ج ۴)

مسئلہ (۶۰) قربانی کی کھال کی قیمت کو مسجد کی مرمت یا کسی اور نیک کام میں لگانا درست نہیں ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ، ص ۷۹، ۳۷۸ ج ۲۶، دین کی باتیں، ص ۲۲۶ ج ۱، بہشتی زیور حصہ سوم، ص ۱۶۲)

مسئلہ (۶۱) قربانی کی کھال کی قیمت کسی کو اجرت میں دینا جائز نہیں ہے،؛ بلکہ الگ سے اجرت دینی چاہیے۔

(ھدیہ، ص ۴۳۴ ج، شامی زکریا، ص ۴۷۵ ج ۹

مسئلہ (۶۲) قربانی کے جانور کی رسی جھول وغیرہ سب کو صدقہ کرنا بہتر ہے

(شامی زکریا، ص ۴۷۴ ج ۹، ھدایہ، ص ۴۳۴ ج ۴، دین باتیں، ص ۲۲۶، ۱)

مسئلہ.......... (۶۳) قربانی کا کچھ گوشت یا چربی یا چھیچھڑے قصائی کو مزدوری میں نہ دیوے،؛ بلکہ اپنے پاس سے مزدوری دیوے۔

(بہشتی زیور حصہ سوم، ص ۲۶)

مسئلہ (۶۴) جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ ذی الحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد سے قربانی کرنے تک بدن کے بال اور ناخن وغیرہ نہ کاٹنا مستحب ہے۔

(اعلاء السنن، ص ۲۶۸ ج ۱۷، مسلم شریف، شامی زکریا، ص ۶۶ ج ۳، جامع الفتاویٰ، ص ۳۷۶ ج ۴)

(تکبیر تشریق کے مسائل)

مسئلہ (۶۵) ذی الحجہ کی ۹ ویں تاریخ (یوم عرفہ) کی فجر کی نماز سے لیکر ۱۳ ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک ہر فرض نماز کے بعد منفرد، امام، مقتدی، مرد، عورت، سب پر تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے۔

(ھندیہ، ص ۱۵۲ ج ۱، حلبی کبیر، ص ۵۷۴)

مسئلہ (۶۶) تکبیر تشریق ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنی چاہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

(ھندیہ، ص ۱۵۲ ج ۱، حلبی کبیر، ص ۵۷۵)

مسئلہ................. (۶۷) تکبیر تشریق مرد بلند آواز سے پڑھیں گے اور عورت آہستہ سے پڑھیگی۔ (ھندیہ، ص ۱۵۲ ج ۱، شامی زکریا، ص ۶۴ ج ۳)

مسئلہ............ (۶۸) تکبیرِ تشریق صرف ایک مرتبہ کہنے کا حکم ہے ایک مرتبہ سے زائد کہنا خلافِ سنت ہے۔

(شامی زکریا، ص ۶۲ ج ۳)

(عقیقہ کا بیان)

مسئلہ (۱) بچہ کی پیدائش کے وقت شکرانہ کے طور پر جو قربانی کی جاتی ہے اسے عقیقہ کہتے ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح ص ۷۴ ج ۸، کتاب المسائل، ص ۳۳۸ ج ۲)

مسئلہ (۲) عقیقہ کا مسنون وقت یہ ہے کہ پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کرے اگر ساتویں دن عقیقہ نہ کر سکے تو چودھویں (۱۴) دن ورنہ اکیس ویں (۲۱) دن کرے اس کے بعد عقیقہ کرنا مباح ہے۔

(اعلاء السنن، ص ۱۱۷ ج ۱۷، باب العقیقہ، بہشتی زیور، ص ۱۶۳ ج سوم)

مسئلہ (۳) بچہ کی طرف سے عقیقہ کرنا ضروری نہیں ہے البتہ مستحب ہے

(فتاویٰ دار العلوم، ص ۶۰۵ ج ۱۵، مسائل قربانی و عقیقہ، ص ۳)

مسئلہ (۴) عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو بکرے یا بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری یا بکرا ذبح کرنا کافی ہے۔

(اعلاء السنن، ص ۱۱۵ ج ۱۷، ترمذی شریف، ص ۲۷۸ ج ۱ بہشتی زیور حصہ سوم، ص ۱۶۳، کتاب المسائل، ص ۳۳۹ ج ۲)

مسئلہ (۵) اگر عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو بکرے ذبح کرنے کی گنجائش نہ ہو تو ایک بکرا کافی ہے، اور اگر گنجائش نہ ہو تو عقیقہ نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم، ص ۶۰۶ ج ۱۵، بہشتی زیور حصہ دوم ۱۶۴، کتاب المسائل، ص ۳۳۹ ج ۲)

مسئلہ (۶) بڑے جانور میں عقیقہ کی نیت سے ایام قربانی میں حصہ لینا جائز ہے

(شامی زکریا، ص ۴۷۲ ج ۹، ھندیہ، ص ۳۰۴ ج ۵، فتاویٰ رحیمیہ، ص ۳۵ ج ۱۰)

مسئلہ (۷) ایام قربانی کے علاوہ دنوں میں ایک بڑے جانور میں کئی بچوں کے عقیقہ کے حصے لینے میں اختلاف ہے، لیکن راجح یہی ہے کہ جس طرح ایام قربانی میں عقیقے کے حصے لینا جائز ہے، اسی طرح غیر ایام قربانی میں بھی درست ہے۔

مستفاد (کتاب المسائل، ص ۳۴۰ ج ۲، آپ کے مسائل اوران کا حل، ص ۲۳۳ ج ۲، کفایت المفتی، ص ۲۳۴ ج ۸)

مسئلہ (۸) عقیقہ کے گوشت کو چاہے کچا تقسیم کرے، چاہے پکا کر، چاہے دعوت کر کے کھلا دے سب درست ہے۔

(بہشتی زیور حصہ دوم، ص ۱۶۴، شامی زکریا، ص ۴۸۵ ج ۹)

مسئلہ (۹) جس بچہ یا بچی کا عقیقہ کیا جائے مستحب ہے کہ اس کے بال مونڈ کر اس کے وزن کے اندازے سے سونا یا چاندی یا اس کی قیمت صدقہ کر دے

(بہشتی زیور حصہ دوم ۱۶۳، اعلاء السنن، ص ۱۱۹، ج ۱۷، کتاب المسائل، ص ۳۴۳ ج ۲)

مسئلہ (۱۰) جس دن عقیقہ کیا جائے اسی دن بچہ کا عمدہ سا نام رکھ دیا جائے

(کتاب المسائل، ص ۳۴۴ ج ۲، ترمذی شریف، ص ۱۵۲۲)

مسئلہ..........................(۱۱) عقیقہ کی دعاء

عقیقہ کا جانور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعاء پڑھیں ''اللھم ھذہ عقیقة ابنی، لڑکے کا نام دمھا بدمه وعظمھا بعظمه وجلدھا بجلده وشعرھا بشعره اللھم اجعلھا فداءً لابنی، لڑکے کا نام لڑکی کا ہو تو اس طرح پڑھے'' اللھم ھذہ عقیقة بنتی، لڑکی کا نام، دمھا بدمھا وعظمھا بعظمھا وجلدھا بجلدھا وشعرھا بشعرھا اللھم اجعلھا فداء بنتی ''لڑکی کا نام، اور پھر اللھم منک ولک پڑھنے کے بعد بسم اللہ اللہ اکبر کہتے ہوئے جانور ذبح کر دے

(فتاویٰ رحیمیہ، مستفاد قربانی، فضائل ومسائل، ص ۵۱) (مرتبہ: مفتی ذکاوت حسین قاسمی (دھلی)

والسلام: (مفتی) محمد بلال قاسمی مظفرنگری